

# جعفر کاشف الغطاء

<"xml encoding="UTF-8?>

## جعفر کاشف الغطاء

جعفر بن خضر بن یحییٰ جناجی حلّی نجفی (1156-1228ھ)، کاشف الغطاء کے نام سے مشہور، تیربیوین صدی ہجری کے شیعہ امامیہ مراجع تقلید میں سے ہیں۔ تیربیوین اور چودبیوین صدی ہجری کا علمی شیعہ خاندان آل کاشف الغطاء ان ہی سے منسوب ہے۔

شیخ جعفر کاشف الغطاء کو ان کے استاد علامہ سید بحر العلوم کے بعد مرجعیت کا منصب ملا۔ انہوں نے اپنے ایک دوسرے استاد علامہ شیخ وحید بہبہانی کی طرح اخباریوں سے مقابلہ کیا اور اخباریت کے رد میں کتابیں لکھیں۔

شیخ جعفر نے وہابیوں کے نجف پر کئے گئے حملے میں شہر کا دفاع کیا اور وہ اولین شیعہ عالم تھے جنہوں نے وہابیت کے رد میں کتاب تحریر کی۔ انہوں نے فقہ و اصول و کلام کے موضوعات پر کتابیں تالیف کیں۔ ان کی مهم ترین کتاب کشف الغطاء ہے جس کی وجہ سے وہ کاشف الغطاء مشہور ہوئے۔ انہوں نے وہابیت کے رد میں کتاب منہج الرشاد لمن اراد السداد اور کتاب الحق المبین فی تصویب المجتهدین و تخطیئہ الاخباریین اخباریت کے رد میں لکھی۔ صاحب جواہر شیخ محمد حسن نجفی ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔

## نسب و سوانح حیات

### تفصیلی مضمون: آل کاشف الغطاء

ان کا سلسلہ نسب مالک اشتہر تک منتہی ہوتا ہے۔ ان کے والد خضر کا شمار اپنے دور کے علماء و زیاد میں کیا جاتا تھا۔ شہر حلہ کے اطراف کے علاقہ جناجیہ سے وہ کسب علم کے لئے نجف گئے، وہیں مقیم ہوئے اور 1181ھ میں وفات پائی۔ [1] شیخ جعفر کی ولادت نجف میں ہی ہوئی۔

شیخ جعفر نے کربلا اور نجف میں تعلیم حاصل کی اور تحصیل علم کے بعد شہر نجف میں رہائش اختیار کر لی۔ 22 ربیع الاول 1127ھ میں نجف میں وفات پائی اور نجف کے محلہ عمارہ میں اس مقبرہ میں جو انہوں نے (اپنے مدرسے کے ایک حجرہ میں) خود آمادہ کیا تھا، دفن ہوئی۔ ان کے مقبرہ پر گنبد بنا ہوا ہے۔ ان کی اولاد اور نسل میں سے بعض دیگر افراد بھی اس مقبرہ میں مدفون ہیں۔ [2]

شیخ جعفر کاشف الغطاء، کاشف الغطاء خاندان کے بزرگ ہیں جو تیربیوین اور چودبیوین صدی ہجری کے شیعہ علمی خاندان میں سے ہے۔ اس خاندان میں بہت سے علماء پیدا ہوئے جن میں محمد حسین کاشف الغطاء بھی شامل ہیں جو چودبیوین صدی ہجری کے شیعہ مراجع تقلید میں سے ہیں۔ اخباریت سے مقابلہ اور شیخ وحید بہبہانی کے اصولی افکار و نظریات کو فروغ دینا اس خاندان کے علماء کے امتیازات میں سے ہے۔

## تعلیم و تحصیل

شیخ جعفر نے حوزہ علمیہ کے مقدمات کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور اس کے بعد فقہ و اصول کے دروس خارج کے لئے عراق کے بڑے علماء اور اساتذہ جیسے سید صادق فَحَّام (1124-1205ھ)، شیخ محمد دُورقی (م 1187ھ)، شیخ فتوّنی، وحید بہبہانی سے کربلا میں اور کچھ عرصہ نجف میں سید محمد مہدی بحر العلوم (1155-1212ھ) کے محضر میں استفادہ کیا اور خود مشہور مجتهدین اور علماء میں سے ہو گئے اور

تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

شاگرد

ان کے دروس میں بہت سے علماء نے شرکت کی جن میں سے بعض بعد میں خود بڑے مجتہدین اور محققین میں شمار ہوئے اور عراق و ایران کی دینی علوم کی محافل میں شہرت حاصل کی۔ ان میں سے بعض کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

محمد حسن نجفی، صاحب جواہر (م 1266ھ)

شیخ اسدالله دزفولی کاظمی (م 1234ھ)

شیخ علی ہزار جریبی (م 1254ھ)

شیخ محمد تقی اصفہانی (م 1248ھ)

شیخ محسن آعسم (م 1238ھ)

سید محمد بن امیر معصوم رضوی (م 1255ھ)

سید محمد باقر اصفہانی (م 1260ھ)

شیخ ابراءیم کلباسی (م 1261ھ)

سید صدر الدین عاملی (م 1263ھ)

موسیٰ، علی، حسن و محمد۔ (ان کے چار بیٹے)۔ [3]

شیخ احمد احسائی (م 1241ھ)، شیخ عبد علی بن امید گیلانی، شیخ ملا علی رازی نجفی، شیخ اسد اللہ

دزفولی و سید عبد اللہ شبر (م 1242ھ) جیسے علماء نے ان سے اجازہ روایت حاصل کیا۔ [4]

زعامت دینی

شیخ جعفر، سید بحر العلوم کی وفات کے بعد عراق و ایران اور دیگر ممالک میں شیعوں کی دینی رہبری کے منصب پر فائز ہوئے۔ جس سے ان کی شہرت اور ان کے سماجی و سیاسی نفوذ و اعتبار میں اضافہ ہوا۔ شیخ انصاری سے پہلے تک وجوہ تقلید کے سلسلہ میں اعلمیت کے نظریہ کا کوئی خاص رواج نہیں تھا لہذا مومین ایک ہی وقت میں مختلف اور معمولاً اپنے علاقے کے مرجع تقلید کی تقلید کیا کرتے تھے، کاشف الغطاء عملی طور پر جہان تشیع کے مرجع تقلید کے طور پر ظاہر ہوئے۔

اخباریوں سے مقابلہ

کاشف الغطاء کے زمانہ میں شیعہ اصولی و اخباری علماء کے درمیان سخت علمی مناقشات پیش آ رہے تھے۔ دونوں فریق کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ اپنے نظریات کا ثابت اور مخالف کے نظریہ کو رد اور محکوم کر سکیں۔ شیخ جعفر جو شیخ وحید بہبہانی کے مكتب کے پوردہ اصولی عالم اور اجتہاد و استنباط کے حامی تھے اور عقاید و احکام شرعی کے ادراک میں عقل و استدلال سے استفادہ کے ذریعہ دفاع کرتے تھے، علم اصول کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اس مناقشہ کی سب سے برجستہ مثال مشہور اخباری عالم شیخ محمد بن عبد النبی نیشاپوری (م 1232ھ) کے ساتھ ان کا شدید رویہ تھا جس کے سبب میرزا محمد خوف زده ہو گئے اور انہوں نے ایران جا کر فتح علی شاہ قاجار کی پناہ حاصل کی۔ شیخ جعفر نے پہلے تو ایک کتاب لکھی جس کا عنوان کشف الغطاء عن معایب میرزا محمد عدو العلماء لکھی جس میں ان کے نظریات کے رد لکھ کر اسے شاہ ایران کے پاس بھیجا۔ [5] اور اس کے بعد انہوں نے ایران کا سفر کیا اور ایران آئے کے بعد انہوں نے ایسا کام کیا کہ شاہ ایران نے شیخ محمد کو خود سے

دور کر دیا۔[6]

اس کے بعد انہوں نے اصفہان کا سفر کیا اور اس کے ضمن میں اپنے بیٹے شیخ علی کے لئے ایک الحق المبین نام سے ایک اور کتاب تالیف کی اور اس میں بھی انہوں نے اخباریوں کے نظریات کو رد اور محکوم کیا۔[7] میزرا محمد اخباری نے بھی اس کتاب کے رد میں الصیحة بالحق کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔[8] وہابیوں سے مقابلہ

باریوں صدی ہجری بمطابق اٹھارویں صدی عیسوی میں محمد بن عبد الوہاب (1111-1207ھ) کے پیروکاروں نے سعودی عرب میں علم بغاوت بلند کیا اور اصلاحات دینی کے نام پر مختلف اسلامی فرقوں (خاص طور پر شیعوں) کے بہت سے عقاید کی مخالفت شروع کر دی اور عملی طور بڑھ پیمانے پر ان سے جنہیں وہ غیر دینی و شرک آلوں مظاہر کا نام دیتے تھے، مقابلہ میں لگ گئے۔

اس بغاوت کا دامن مکہ و مدینہ سے نکل کر عراق کی سرحدوں میں داخل ہو گیا اور عراق کے دو شہر کربلا اور نجف وہابیوں کے حملے کا شکار ہوئے۔ نجف پر حملے میں شیخ جعفر کاشف الغطاء شهر، اس کے مقدسات اور عوام کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑھ ہوئے اور خود بھی مسلح ہو کر اور دوسرے علماء و طلاب کو بھی مسلح کر کے ان سے مقابلہ اور جنگ کی اور آخر کار انہیں فرار پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے حکم دیا کہ نجف کے اطراف میں محکم دیوار بنائی تا کہ وہابیوں کے حملے میں شہر اور عوام محفوظ رہیں۔

وہابیوں سے علمی مقابلہ کے لئے انہوں نے ان کے افکار و نظریات پر تنقید کرتے ہوئے منہج الرشاد لمن اراد السداد نامی کتاب تالیف کی جو گویا اس سلسلہ کی پہلی کتاب ثابت ہوئی۔[9]

سفر

کاشف الغطاء نے 1186ھ اور 1199ھ میں دو بار حج کیا۔ 1222ھ میں انہوں نے ایران کا سفر کیا اور وہاں کے بڑھ شہروں تہران، اصفہان، قزوین، یزد، مشہد اور رشت کا سفر کیا اور ہر جگہ علماء و عوام کی طرف سے مورد استقبال قرار پائے۔ عوام نے با وقار پروگرام منعقد کئے اور انہوں نے سب جگہ مومنین سے خطاب کیا۔ سیاسی اعتبار و نفوذ

سفر ایران کے زمانے میں وہ شہرت اور دینی و سیاسی اقتدار کی بلندی پر تھے، تہران میں انہوں نے فتح علی شاہ قاجار سے ملاقات کی اور اس ملاقات میں انہوں نے بذات خود اپنی کتاب کشف الغطاء شاہ کو ہدیہ کی اور کفار سے جہاد، فوج تشكیل دینے اور اسے منظم کرنے کے سلسلہ میں عوام سے ٹیکس و زکات لینے کی انہیں باقاعدہ اجازت دی۔[10] یہ فتوی انہوں نے ایران و روس کی پہلی جنگ 1218ھ سے 1228ھ کے دوران صادر کیا۔ کاشف الغطاء ایران اور ترکی کی عثمانی حکومت میں بہت اعتبار کے حامل تھے لہذا ضرورت کے وقت ان دونوں ملکوں کے اختلاف کو ختم کرنے کے سلسلہ میں ان کے نافذ کلام سے استفادہ کیا جاتا تھا۔[11] حدود کے اجرا پر تاکید

کاشف الغطاء احکام اسلامی کے اجرا خاص طور پر حدود و دیات و تعزیرات و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سلسلہ میں راسخ عقیدہ رکھتے تھے اور وہ اس راہ میں مکمل قدرت اور تمام امکانات کے ساتھ سعی کرتے تھے۔ کبھی کبھی حدود کے اجرا پر اصرار کا نتیجہ حوادث کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔[12] شیخ فقراء کی دست گیری کے سلسلہ میں اہتمام کرتے تھے۔ وہ صاحبان ثروت سے لیتے تھے اور غریبوں میں تقسیم کرتے تھے اور کبھی کبھی محرومین کو مدد پہچانے کے سلسلہ میں وہ بذات خود تعاون حاصل کرتے تھے۔

تالیفات و آثار

شیخ جعفر کاشف الغطاء کی متنوع علمی کاوشیں محفوظ ہیں جن میں سے اکثر فقہ و اصول و علم کلام اور عربی ادب پر مشتمل ہیں:

الحق المبین فی تصویب المجتهدین و تخطیه الاخباریین، چاپ تهران، 1306 ه و 1319 ه.

کشف الغطاء عن میهمات الشّریعه العّرّاء، تهران، 1271 ه و 1317 ه؛ شیخ جعفر کی مہارت زیادہ تر فقہ و اصول میں تھی اور ان علوم میں ان کی تالیفات خاص طور پر کتاب کشف الغطاء استنباط احکام کے سلسلہ میں ان کی مہارت کی دلیل ہے۔

انہوں نے اس کتاب کو ایران کے سفر کے دوران تالیف کیا۔ اس عرصہ میں علامہ حلی کی کتاب قواعد کے علاوہ کوئی اور کتاب ان کے ہمراہ نہیں تھی۔ نقل ہوا ہے کہ شیخ مرتضی انصاری (1281-1214 ه) نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس کتاب کے قواعد اور اصول کو جان لے تو میرے نزدیک وہ مجتهد ہے۔ خود انہوں نے دعوی کیا ہے کہ اگر تمام فقہی کتابیں میری دسترس سے خارج ہو جائیں تب بھی میں تمام فقہی ابواب و مباحث کو اول سے آخر تک لکھ سکتا ہوں۔[13] ان کا فقہی و علمی تبحر ان کے معاصر فقهاء اور بعد کے علماء کے نزدیک مورد تائید ہے۔ بغیت الطالب فی معرفت المفہوم و الواجب: مختصر توضیح المسائل ہے جس کے پہلے حصہ میں اصول عقاید اور دوسرے میں احکام ہیں۔

التحقيق و التنقير فيما يتعلق بالمقدادير

الرساله الصّوميه

مشکات المصابيح

رساله فی العبادات الماليه

غايت المراد فی احکام الجہاد

منهج الرّشاد لمن اراد السّداد

حوالہ جات

- 1- معلم حبیب آبادی، مکارم الآثار، ج ۳، ص ۸۵۲؛ آقا بزرگ، طبقات اعلام الشیعه، ص ۲۳۹.
- 2- خوانساری، روضات الجنات، ج ۲، ص ۲۰۶.
- 3- حرز الدین، معارف الرجال، ج ۱، ص ۱۵۲-۱۵۳
- 4- حرز الدین، معارف الرجال، ج ۱، ص ۱۵۲-۱۵۳
- 5- آقا بزرگ، الذریعه، ج ۲۵، ص ۱۸؛ خوانساری، روضات الجنات، ج ۲۰۲.
- 6- آقا بزرگ، طبقات اعلام الشیعه، ص ۲۵۰
- 7- آقا بزرگ تهرانی، الذریعه، ج ۷، ص ۳۷
- 8- آقا بزرگ تهرانی، الذریعه، ج ۷، ص ۳۸
- 9- آقا بزرگ تهرانی، طبقات علماء الشیعه، ص ۲۵۱
- 10- کاشف الغطاء، کشف الغطاء، ص ۳۹۴
- 11- اعیان الشیعه، امین، ج ۲، ص ۱۰۲
- 12- اعیان الشیعه، امین، ج ۲، ص ۱۰۲
- 13- قمی، عباس، فوائد الرّضویہ، ص ۷۰

مأخذ

آقا بزرگ تهرانی، طبقات اعلام الشیعه، قرن ۱۳ و ۱۷، مشهد، ۱۳۰۲ ه

آقا بزرگ تهرانی، الذریعه الى تصانیف الشیعه  
امین، محسن، اعيان الشیعه، بیروت، ۱۳۰۳ ه

قمی، عباس، فوائد الرّضویه، تهران، ۱۳۲۷ شمسی ہجری  
کاشف الغطاء، جعفر، کشف الغطاء، تهران، سنگی

معلم حبیب آبادی، محمد علی، مکارم الآثار، اصفهان، ۱۳۵۲ شمسی ہجری  
خوانساری، محمد باقر، روضات الجنات، مکتبه اسماعیلیان، قم، بے تا